إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۷ر شوال ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ر نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور مسئلہ شفاعت

اسلامی مسائل خواہ بنی نوع انسان کی اعتقادی حالت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں یا عملی حالت کے ساتھ اپنے اندر مختلف حکمتیں رکھتے ہیں۔ جنہیں گو عام لوگ نہ سمجھ سکیں مگر اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو نور بصیرت عطا فرمایا ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان مسائل میں سے کسی ایک کا انکار بھی اپنی روحانیت کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کرنا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ناواقف مسلمانوں کی غلط تشریحات کی وجہ سے بعض اسلامی مسائل کے متعلق غیر مسلموں کو اعتراض کا موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ اور وہ حقیقت پر غور کئے بغیر ایسی رائے کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا اسلامی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کی موٹی مثال مسئلہ شفاعت ہے۔ قرآن و احادیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ اور ہر مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شافع روز محشر ہونے پر یقین کامل رکھتا ہے۔ مگر غلط فہمی اور اسلامی تعلیم پر گہرا غور نہ کرنے کی وجہ سے بعض مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جن کی تمام عمر گناہوں کے ارتکاب میں بسر ہوئی ہوگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض غیر مسلم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ شفاعت سے گناہوں پر دلیری پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر شفاعت کا اصل مفہوم سمجھ لیا جائے تو اس قسم کا اعتراض پیدا ہی نہ ہو۔ اور گو ہماری جماعت کی طرف سے کئی دفعہ اس مسئلہ کی تشریح کی جا چکی ہے۔ مگر اب بھی کبھی کبھی یہ اعتراض سننے میں آجاتا ہے۔ چنانچہ اخبار "شیر پنجاب" لاہور اپنے تازہ "پور نمائشی نمبر" میں لکھتا ہے۔ "بعض مذاہب انسانوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ فلاں فلاں عقیدہ کو قبول کریں گے تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے۔ یا ان کی حمایت و شفاعت کی جائے گی۔"

ان سطور میں گو اسلام کا نام نہیں لیا گیا۔ مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان میں اسلام کے مسئلہ شفاعت کی طرف ہی اشارہ ہے۔ اسی طرح لکھا ہے۔

"جب اس دنیا میں کسی کا لحاظ نہیں کیا جاتا اور گنہگاروں کو خواہ وہ کوئی ہوں خدا خود سزا دیتا ہے۔ تو مرنے کے بعد ان سرکش لوگوں کو کسی کی سفارش پر کون معاف کرے گا جنہوں نے گناہوں پاپوں اور جرائم کا ارتکاب کرتے وقت خدا کی پرواہ نہ کی۔ جنہوں نے خدا کے احکام کی نافرماں برداری کی۔ جو تمام عمر خدا سے سرکش رہے۔ جنہوں نے اس کی مخلوق پر ظلم کیا اور جو اخلاقی و روحانی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ بدقسمتی سے ابھی تک مسلمانوں کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خواہ انسان کی تمام عمر ارتکاب جرائم میں گذر جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہیں جنت کا حقدار بنا دے گی۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ بعض مسلمان غلطی سے ایسا سمجھتے رہے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے۔ اب بھی ایسے مسلمان موجود ہوں مگر اسلامی تعلیم اس قسم کے خیالات سے کلیتہً منزہ ہے۔ اور اسلامی شفاعت کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی خدا تعالےٰ کے حضور شفاعت کریں گے جنہوں نے تمام عمر نافرمانی میں گزار دی ہوگی۔ یہ اعتراض مسئلہ شفاعت سے عدم واقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ شفاعت کا لفظ شفع سے نکلا ہے جس کے معنے جوڑے کے ہیں۔ اور شفاعت کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی شخص کی شفاعت کریں گے۔ جس نے تمام عمر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام پر چلنے کی سعی کی۔ خدا تعالےٰ کی عبادت میں وہ دن رات لگا رہا اور اس نے چاہا کہ خدا اس سے راضی ہو جائے اور وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کردے مگر اس کوشش جد و جہد اور سعی میں وہ پورے طور پر کامیاب نہ ہو سکا اور اس کی کامیابی میں کچھ نہ کچھ کسر رہ گئی ایسا شخص قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ اس نے خلوص دل سے یہ چاہا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل غلام بن جائے۔ اس نے چاہا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کامل عبد بن جائے۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنے اعمال اور اپنے اقوال سے ایک سچے مسلم کا نمونہ بن کر دکھا دے۔ مگر کوئی معمولی سی کمی اس کے اعمال میں رہ گئی۔ تب خدا کا رسول اس کے لئے شفاعت کریگا اور کہے گا۔ خدایا اس کی معمولی سی کمی تو اپنے فضل سے پوری کر دے اور اسے اپنی رضا کا مقام عطا فرما۔

پس شفاعت ان گنہگاروں اور سیاہ کاروں کے لئے نہیں جن کی تمام عمر خدا تعالےٰ کی نافرمانی میں گزری۔ بلکہ ان نیک لوگوں کے لئے ہے۔ جن کے اعمال میں کچھ تھوڑی سی کمی رہ گئی ہوگی اگر معاصر "شیر پنجاب" اس حقیقت کو سمجھ لے۔ تو وہ اسلام پر اس بارہ میں قطعاً اعتراض نہ کر سکے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیالؔ لاہور سے واپس آگئے ہیں ؛

یوم وقار عمل

حسب معمول اس دفعہ بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام یوم وقار عمل مؤرخہ ۲۹ نومبر بروز بدھ منایا جائے گا۔ انشاء اللہ جس میں قادیان کے جملہ احباب شرکت فرمائیں گے۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کریں گے۔ اس دفعہ مقام عمل وہ سڑک ہوگی۔ جو ریتی چھلہ سے بھینی کو جاتی ہے۔ کام ٹھیک نو بجے صبح شروع ہوگا۔ فرسٹ ایڈ۔ پانی۔ پہرہ وغیرہ کا مکمل انتظام ہوگا۔ جملہ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اس دن کام میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے تیار رہیں۔

مؤرخہ ۲۸ نومبر کو ۴½ بجے شام ریہرسل (Rehearsal) ہوگا۔ لہٰذا جملہ سرگروہ صاحبان اور زعمائے کرام مجالس خدام الاحمدیہ قادیان مطلع رہیں۔ اور ۴½ بجے ریتی چھلہ کے قریب اس مقام پر تشریف لے آئیں۔ جہاں سے سڑک مذکورہ بالا شروع ہوتی ہے۔ تا مفصل ہدایات وغیرہ دی جاسکیں۔

نائب مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل احباب کی وصایا منسوخ کردی گئی ہیں :-

(۱) شیخ احمد علی صاحب قادیان بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد زاید از چھ ماہ
(۲) ڈاکٹر احمد الدین صاحب نصرت آباد سندھ۔ 〃 〃 〃
(۳) شیخ محمد سلطان صاحب لودھراں۔ 〃 〃 〃
(۴) ڈاکٹر شمس الدین صاحب دہلی 〃 〃 〃
(۵) میاں عبد اللہ صاحب علی پور ملتان 〃 〃 〃
(۶) عبد الرحمٰن صاحب مکین سندھ 〃 〃 〃
(۷) مستری نعمت اللہ خان صاحب پہاڑو وال لدھیانہ 〃 〃 〃
(۸) محمد ثناء اللہ صاحب کرنانوالہ گجرات 〃 〃 〃
(۹) مستری عبد العزیز صاحب بھیروی 〃 〃 〃
(۱۰) الٰہی بخش صاحب علی پور لدھیانہ 〃 〃 〃
(۱۱) دین محمد صاحب مرحوم دھرم کوٹ بگہ۔ بوجہ عدم وصولی حصہ جائیداد۔
(۱۲) شیخ اللہ رکھا صاحب مرحوم دھرم کوٹ بگہ 〃 〃 〃 〃
(۱۳) حکیم فضل الٰہی صاحب تلونڈی کھجوروالی۔ ضلع گوجرانوالہ بوجہ اخراج از جماعت
(۱۴) حکیم احمد علی صاحب لدھیکے نیویں۔ ضلع لاہور 〃 〃

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان

خلافت جوبلی اور جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں

محکمہ ریلوے کے متوقع انتظامات

جلسہ سالانہ اور خلافت جوبلی کے ایام میں چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قادیان لائن پر مہمانوں کی آمد و رفت غیر معمولی طور پر زیادہ ہوگی۔ اس لئے محکمہ ریلوے کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ اس سال خاص طور پر ہمارے لئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ اس پر محکمہ نے اپنا ایک انسپکٹر یہاں بھیجا۔ جو مجھے ملا۔ اور جس نے تمام حالات پر غور کرکے مندرجہ ذیل سفارشات اپنے اعلےٰ افسران کے پاس بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

(۱) آجکل عام روزانہ گاڑیاں جو چلتی ہیں وہ اسی طرح جاری رہیں۔ سوائے اس کے کہ صبح کی گاڑی کے آنے جانے کا وقت کچھ پہلے کردیا جائے۔ اس وقت سب سے پہلی گاڑی جو قادیان پہونچتی ہے۔ وہ ۲۱-۱۰ صبح کی ہے۔ دہلی اور پشاور وغیرہ کے مسافروں کو امرتسر میں دو گھنٹے کے قریب انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ امرتسر سے بجائے ۹ بجے صبح کے آٹھ بجے کے قریب یہ گاڑی روانہ ہو۔ اور ساڑھے نو بجے کے قریب قادیان پہونچ جائے۔ اس طرح احباب جلسہ کے پہلے اجلاس کے شروع میں شامل ہوسکتے ہیں۔

(۲) ۲۴ و ۲۵ دسمبر کو پشاور سے آنے والی ۴۴ ڈاؤن کے ساتھ ایک تیسرے درجہ کا ڈبہ لگایا جائے۔ جو سیدھا قادیان آجائے۔ اور رستہ میں کسی جگہ تبدیلی نہ کرنی پڑے۔ اسی طرح ملتان سے نمبر ۴۴ گاڑی کے ساتھ اور دہلی سے فرنٹیر میل کے ساتھ تیسرے درجے کا ایک ڈبہ لگایا جائے۔ جس پر یہ لکھا ہو۔ کہ وہ سیدھا قادیان جائے گا۔

(۳) ۲۵ دسمبر کے روز ایک سپیشل ٹرین اڑھائی بجے دن کے قادیان پہنچے جو امرتسر سے پونے ایک بجے روانہ ہو۔ دوسری سپیشل اسی روز پونے ... بجے کے قریب لاہور سے چلے۔ او... سیدھی قادیان پونے آٹھ بجے شام کے قریب پہونچ جائے۔ ا... ۲۶ دسمبر کو ایک سپیشل پونے ایک ب... امرتسر سے روانہ ہوکر اڑھائی بجے د... قادیان پہنچے۔ اور دوسری سپیشل سا... پانچ بجے کے قریب امرتسر سے چلے اور قادیان پونے آٹھ بجے شام ... قریب پہنچ جائے۔

(۴) ۲۹ دسمبر کے روز قادیا... سے دو سپیشل گاڑیاں چلیں۔ ایک سوا چار بجے شام کے قریب۔ او... ایک ساڑھے پانچ بجے شام۔ او... تیس دسمبر کے روز ایک سپیشل گاڑی ساڑھے نو بجے صبح۔ اور ایک ڈیڑھ بجے دن کے قادیان سے روانہ ہو۔

(۵) عام طور پر قادیان لائن کے اوپر چھوٹا انجن چلتا ہے۔ اور ایک گاڑی میں ڈبے زیادہ تعداد میں نہیں ہوتے۔ لیکن جلسے کے موقع پر بڑا انجن لگایا جائے۔ اور ڈبوں کی تعداد بھی زیادہ کی جائے ۔ بٹالہ امرتسر میں زائد ڈبے بطور ریزرو موجود رہیں۔ جو ضرورت کے موقعہ پر گاڑیوں کے ساتھ لگا دیئے جائیں۔

اوپر کی سفارشات انسپکٹر صاحب ریلوے نے اپنی طرف سے اعلےٰ افسروں کے پاس بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ابھی تک ان کی منظوری کی اطلاع باقاعدہ ہمارے پاس نہیں پہنچی اگر کوئی دوست اس انتظام کے متعلق مزید تجویز ضروری اور مفید سمجھتے ہوں۔ تو براہ نوازش فوری توجہ فرماکر مجھے اپنی تجویز سے مطلع فرمائیں۔ تا اس کیلئے بھی کوشش کی جائے ؛

خاکسار۔ عبد الرحیم دردؔ سیکرٹری خلافت جوبلی

کتاب ”شانِ مصلح موعود“ پر ایک نظر

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد مبہم نہیں تھی

(۱۴)

اشتہار ”تکمیل تبلیغ“ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش پر شائع فرمایا۔ حضور نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو مدنظر رکھ کر بطور تفاول آپ کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ حضور پر الہام کے ذریعہ ابھی تک یہ امر نہیں کھولا گیا تھا کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ اس لئے آپ نے ساتھ ہی لکھ دیا کہ

”ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے“

اس سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی مقررہ مدت اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ میں بتائی ہوئی تھی۔ تبھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر محکم یقین کی بناء پر یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ اور یہ مقررہ میعاد دراصل نوسالہ عرصہ ہی تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نوسال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا۔

مگر مصری صاحب رقمطراز ہیں۔

”حضور کے ذہن میں خلیفہ صاحب کی پیدائش کے وقت بھی مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ایک مدت مقرر تھی۔ اور وہ اپنی زندگی کا زمانہ تھی۔ اس لئے حضور نے فرمایا اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدا تعالےٰ اس دن کو ختم نہیں کریگا جب تک اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔“ (شان مصلح موعود صفحہ ۲۱۹)

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک جگہ بھی یہ تحریر نہیں فرمایا کہ آپ کی اپنی زندگی کا زمانہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے میعاد مقررہ ہے۔ اور اگر وہ بفرض محال کوئی ایسا حوالہ نکال لیں۔ تو پھر انہیں ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد میں سے ہی کسی کو مصلح موعود ہونا چاہیئے۔ مگر مصری صاحب تو مصلح موعود کی آمد کو کسی آیندہ دور سے وابستہ قرار دے رہے ہیں۔ غرض اگر نوسالہ میعاد کو ہی مصری صاحب مصلح موعود کی پیدائش کے لئے تسلیم کر لیں تو اس صورت میں انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مصلح موعود ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ آپ نوسالہ میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام زندگی کو میعاد قرار دیں۔ تو بھی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد میں سے کسی کو مصلح موعود ماننا پڑتا ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں مصری صاحب کے ادعا کو جڑ سے کاٹنے والی ہیں۔

مصری صاحب اسی دوران میں لکھتے ہیں۔

”۹ سال والی مدت کے متعلق حضرت اقدس کو یقینی طور پر معلوم ہوگیا۔ کہ وہ بشیر اول کے متعلق ہی تھی۔ تو مصلح موعود کے لئے یہ علم ساتھ ہی ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مصلح موعود کے لئے بھی کوئی مدت مقرر ہے۔ گو اس کا علم حضور کو نہیں دیا گیا۔“ (شان مصلح موعود صفحہ ۲۱۸ و ۲۱۹)

اس تحریر میں مصری صاحب وہ کچھ کہہ گئے ہیں جو دراصل وہ تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے یعنی یہ کہ بشیر اول کو نوسالہ میعاد کا مصداق قرار دینے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کے لئے نوسالہ میعاد تسلیم کرتے تھے۔

اب رہا یہ امر کہ کسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کے لئے نوسالہ میعاد کو یقینی طور پر تسلیم کر لیا ہو سو اس بات کا ثبوت مصری صاحب کے ذمہ ہے۔ مگر بفضل خدا میرا دعوےٰ ہے۔ کہ مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فقرہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتے۔ جس میں حضور نے کسی وقت بھی بشیر اول کو نوسالہ میعاد کا یقینی مصداق قرار دیا ہو۔ پس نوسالہ میعاد درحقیقت مصلح موعود کے لئے ہی تھی۔ اور اسی میعاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں اپنے محکم یقین کی بناء پر لکھا۔ کہ مصلح موعود کا اپنی میعاد مقررہ کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔

ناظرین کرام! آپ نے دیکھا کہ زیر بحث حوالہ میں مدت مقررہ سے مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا زمانہ مراد لیا ہے۔ مگر وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۹ پر چند سطریں بعد اس کے بالکل خلاف یہ لکھ رہے ہیں۔

” اس مدت مقررہ سے مراد نوسال والی مدت ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ وہ مدت مراد ہے جو اللہ تعالےٰ کے علم میں مصلح موعود کو بھیجنے کے لئے مقرر ہے۔“

گویا مصری صاحب کے پہلے خیال کے مطابق اس عبارت کا مفہوم یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں مصلح موعود کے لئے میری زندگی کا زمانہ مدت مقررہ ہے۔ مگر دوسرے معنوں کے لحاظ سے مفہوم یہ بنتا ہے۔ کہ مدت مقررہ سے مراد حضرت مسیح موعود کی اپنی زندگی کا زمانہ نہ تھی۔ بلکہ کوئی مبہم مدت تھی جس کا آپ کو علم نہ تھا۔ یہ مصری صاحب کی تحریرات میں تناقض کی ایک واضح مثال ہے۔

مصری صاحب نے مصلح موعود کے لئے نوسالہ میعاد کی روک اپنے راستہ سے ہٹانے کے لئے ایک اور حیلہ بھی تراشا ہے۔ یعنی نوسالہ مدت کو مشتبہ کرنے کے لئے یہ چال چلی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات سے یہ دکھا کر کہ پیشگوئیوں میں بیان کردہ میعادیں کئی مفہوم رکھتی ہیں۔ کبھی یوم سے مراد سال ہوتا ہے کبھی دو سال اور کبھی ہزار برس وہ لکھتے ہیں۔ ”اگر ہم اپنے دوستوں کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیں۔ کہ ۹ سالہ میعاد مصلح موعود کے لئے ہی ہے۔ تو میں ان سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا تحریروں کی روشنی میں بتلائیں۔ کہ اس میعاد میں نوسال کی مدت سے کونسی مدت مراد ہے۔ وہ جو انسانی اصطلاح میں استعمال ہوتی ہے یا وہ جو خدا کی اصطلاح میں استعمال ہوتی ہے الخ

مصری صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم اس جگہ نوسالہ میعاد سے وہی میعاد سمجھتے ہیں۔ جو وہ بشیر اول کے متعلق اس میعاد کو قرار دے کر اس سے مراد لے رہے ہیں۔ مصری صاحب لکھ چکے ہیں کہ نوسالہ میعاد کا مصداق بشیر اول تھا۔ پس انہیں معلوم ہے کہ وہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

قیدی اور مجرم کو چھڑانا

یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ قیدی کو چھڑانا چاہیئے۔ اس سے مراد دیوانی قیدی ہے۔ ورنہ فوجداری مقدمہ میں ماخوذ قیدی کو نہ خود چھوڑا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی سے چھڑایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ فوجداری معاملات میں حدود قائم ہیں۔ اور ان میں مجرم کو چھوڑنا یا چھڑانا تو درکنار مجرم کی سفارش کرنا بھی منع ہے۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ ایک خاندانی عورت نے چوری کی۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارشاد فرمایا۔ بعض صحابہؓ نے اس خیال سے کہ یہ بڑے خاندان کی عورت ہے۔ حضرت اسامہؓ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی سفارش کرنے کے لئے بھیجا۔ کہ اب کے اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس پر حضور نے فرمایا اَتَشْفَعُ فِی حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَۃُ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔ کہ اسامہ تو خدا کی حدود میں سفارش کرتا ہے۔ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو مَیں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

اس حدیث سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال عادل اور منصف ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ فوجداری جرم میں کسی کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس کے چھوڑ دینے کی سفارش کرنا بھی ممنوع ہے۔

ہاں بعض دیوانی قیدی ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص قرضہ لے مگر بعد میں اس کے حالات خراب ہو جائیں اور وقت پر ادا نہ کر سکے۔ اور قرضخواہ اسے قید کرا دے تو قرضخواہ کو اپنے پاس سے قرضہ ادا کر کے ایسے قیدی کو چھڑایا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ثواب ہے۔

مریض کو تسلی دینا

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ ہر بیمار کو تسلی دیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیمار کو تسلی دینی چاہیئے۔ اس پر سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے۔ کوئی مریض لا علاج ہو چکا ہو۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت اگر ہم اس کو تسلی دیں کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ خدا شفا دے گا۔ تو یہ جھوٹ ہو گا۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہونگے کہ وہ لا علاج ہو چکا ہے۔

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ واقعی ہمیں بیمار کو ضرور تسلی دینی چاہیئے۔ کیونکہ ہم سب انسان ہیں۔ ہمیں اس بات کا کہاں سے یقین ہو گیا۔ کہ وہ ضرور مر جائے گا۔ بعض دفعہ بڑے بڑے ماہر اطبا٫ اور ڈاکٹر مریض کو صحت کا یقین دلاتے ہیں۔ مگر وہ فوت ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر اور حکما٫ ایک مریض کو لا علاج قرار دے کر چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر وہ بچ جاتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت قاضی امیر حسینؓ صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے پاس آپ کی خلافت کے زمانہ میں مسجد مبارک میں آئے۔ اور آ کر عرض کیا۔ کہ حضور میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ چونکہ نماز ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ اور ابھی مسجد میں کافی لوگ جمع تھے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وہیں مسجد میں جنازہ کا اعلان کر دیا اور تمام دوستوں کو لے کر قاضی صاحبؓ مرحوم کے ساتھ ان کی بیوی کا جنازہ پڑھنے کے لئے چل پڑے۔ مگر وہاں پہنچے تو قاضی صاحبؓ کی بیوی میں زندگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ چنانچہ بعد میں ان کو صحت ہو گئی۔ اور اب تک زندہ ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر ایسی بے حس و حرکت ہو گئی تھیں۔ کہ قاضیؓ صاحب کو ان کے فوت ہونے کا یقین ہو گیا۔

غرض ہم انسان ہیں۔ ہمیں علم غیب حاصل نہیں کہ ہم معلوم کر لیں کہ فلاں بیمار یقیناً فوت ہو جائے گا۔ یا بچ رہے گا۔ لہذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر بیمار کو تسلی دیں۔ اور اس کی ڈھارس بندھائیں۔ کہ فکر کی کوئی بات نہیں۔ خدا صحت دے گا۔ کیونکہ بعض دفعہ تسلی دینے سے بیمار کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ بیماری کا خوب مقابلہ کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ معمولی بیماری ہوتی ہے۔ مگر مریض کو چونکہ کوئی تسلی دینے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ خیال کرتا ہے۔ کہ بیماری اسے کھا گئی ہے۔ اب اس کا بچنا محال ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیماری اس پر قابو پا لیتی ہے جس کا آخری نتیجہ موت ہوتی ہے۔

پس بیمار کو خواہ ظاہری حالات میں وہ لا علاج ہی کیوں نہ ہو چکا ہو تسلی دینا جھوٹ میں داخل نہیں۔ اس لئے ہمارا وہی مسلک ہونا چاہیئے۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا کرتا تھا۔

عیادت کرنا

بعض لوگ عیادت کرنے میں بہت سستی سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ بیمار پرسی کرنا حقوق العباد میں سے ایک اہم حق ہے کیونکہ بیمار کے لئے جس طرح تبدیلی آب و ہوا نہایت ضروری چیز ہے۔ اسی طرح خیالات کی تبدیلی بھی اس کی صحت پر بہت مفید اثر ڈالتی ہے۔ اب بھلا مریض کے پاس عیادت کرنے والے جائیں گے ہی نہیں تو اس کے خیالات میں تبدیلی کیونکر پیدا ہو گی۔ پھر علاوہ خیالات کی تبدیلی کے مریض کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگوں کو مجھ سے ہمدردی ہے۔ اور میری تکلیف کا ان کو احساس ہے۔ اور یہ خیال بھی صحت کو ترقی دینے میں ممد ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ تم مریض کی عیادت کو جاؤ تو تمہیں اس کی شکل دیکھ کر کوئی ایسا نسخہ یاد آ جائے۔ جو اس کے لئے بہت ہی مفید ہو۔ اور ممکن ہے۔ تمہارا بتایا ہوا نسخہ اس کی زندگی کا موجب بن جائے تو اس طرح گویا تم نے ایک مرتے ہوئے انسان کی جان بچا لی۔

پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں عیادت کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس طرح مریض کے دل کو تقویت پہنچتی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بیمار اس قسم کی باتوں سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ ایک دفعہ مَیں لاہور اپنے بھائی کے پاس گیا۔ وہاں ایک عورت آئی۔ اور کہنے لگی ڈاکٹر صاحب میرے دانت میں سخت درد ہے۔ بھائی صاحب نے ہمیں یہ بتانے کے لئے کہ یقین دوسرے انسان کی طبیعت پر کتنا اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے سادہ پانی کا ایک قطرہ لیا۔ اور اسے ڈراپر کے ذریعہ مقام درد پر گرا دیا۔ کوئی دو منٹ گزرے تھے۔ کہ وہ عورت بول اٹھی۔ ڈاکٹر صاحب میرے دانت درد کو بالکل آرام آ گیا ہے۔

پس جہاں تک ہو سکے ضرور بیمار پرسی کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی کو یہ حکمت سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ کم از کم حصول ثواب کی خاطر اس خیال سے ہی عیادت کیا کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے۔

خاکسار

محمود احمد خلیق شاہ پوری مولوی فاضل

لٹریچر کی ضرورت

اگر کوئی دوست انگریزی لٹریچر مفت تقسیم کرنے کے لئے دے سکیں تو ذیل کے پتہ پر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خواجہ محمد اسماعیل سوداگر پیشکاری جبل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah
237

نظارت بیت المال کا امانت فنڈ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اکتوبر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں جماعت احمدیہ کے مخیر اصحاب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ کہ انہیں اپنا روپیہ ڈاکخانوں اور بنکوں میں جمع کرانے کی بجائے نظارت بیت المال کے امانت فنڈ میں جمع کرانا چاہیئے۔ اس مضمون پر اخبار اہلحدیث ۱۷ نومبر نے اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ شرعاً امانت میں کسی قسم کا تصرف جائز نہیں۔ لیکن جب مرکز اس میں تصرف کرے گا۔ اور اسے اپنے کام میں لائے گا۔ تو یہ خیانت اور غصب ہوگا۔ ہاں قرض لی ہوئی رقم میں تصرف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مرکز قرض نہیں لیتا۔ اس لئے یا تو قرض کو امانت کا نام دیا جارہا ہے۔ یا پھر امانت میں خیانت ہو رہی ہے۔

چار فقہی اصطلاحات

اس اعتراض کو اہمیت دیتے ہوئے علماء سلسلہ کے نام لے کر جواب مانگا گیا ہے حالانکہ اگر اس سوال پر ادنیٰ سا تدبر بھی کیا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا اعتراض کرتے ہوئے علم و عقل سے کام نہیں لیا۔ اگر انہیں فقہ کی کتب اور ان کی اصطلاحات اور احادیث اور عام کاروباری حالات کا علم ہوتا۔ تو یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہ کرتے: فقہ کی کتب میں چار اصطلاحات ہیں جن کے ماتحت ایک شخص کی مملوکہ چیز دوسرے کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور دوسرے کو اسے مختلف صورتوں میں واپس کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) قرض (۲) ودیعت (۳) عاریت (۴) امانت۔ ان میں سے ہر ایک کی تعریف معلوم کرنے سے ان کی واپسی کی صورت کا علم ہو جائے گا۔ چنانچہ قرض کی لغوی و شرعی تعریف کرتے ہوئے درالمختار میں لکھا ہے: لغۃ ما تعطیہ لتتقاضاہ و شرعاً ما تعطیہ من مثلی لتتقاضاہ و ھو اخصر من قولہ عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لآخر لیرد مثلہ (خرج القیمتی) (خرج نحو ودیعۃ و ھبۃ) (تمت در مختار)

یعنی ایسے مال کو کسی کے مانگنے پر اسے دینا جس کا مثل ہو۔ تاکہ اس کی ادائیگی پر اس کا مثل واپس کیا جاسکے۔ قرض کہلاتا ہے شرح شامی میں اس پر نوٹ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ قولہ خرج نحو ودیعۃ و ھبۃ ای خرج ودیعۃ و ھبۃ و نحوھما کعاریۃ و صدقۃ لانہ یجب رد عین الودیعۃ والعاریۃ ولا یجب رد شئی فی الھبۃ والصدقۃ۔ یعنی قرض کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے ودیعت اور ہبہ اور ان کی طرح عاریۃ اور صدقہ الگ ہوگئے۔ کیونکہ ودیعت اور عاریت میں اصل چیز واپس کرنی پڑتی ہے۔ اور صدقہ اور ہبہ میں کچھ بھی واپس نہیں کرنا پڑتا۔ ودیعت کی تعریف نیل الاوطار میں یوں کی گئی ہے۔ فی الشرع العین التی یضعھا مالکھا عند آخر لیحفظھا و ھی مشروعۃ اجماعاً۔ یعنی ودیعت اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس کا مالک اسے کسی دوسرے کے سپرد اس لئے کرے تاکہ دوسرا اس کی حفاظت کرے۔ اور عند الطلب اصل چیز واپس کردے۔ اور عاریت کے متعلق لکھا ہے اباحۃ منافع العین بغیر عوض و ھی مشروعۃ اجماعاً۔ کہ کسی چیز کو مانگ کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور منافع کا بدلہ نہ دیا جائے۔

امانت کے وسیع معنے

ان تینوں میں سے امانت کا لفظ زیادہ وسیع ہے۔ کیونکہ ان تینوں کے علاوہ یہ لفظ فقط ذمہ واری پر بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین نے ذمہ واری ہی مراد لی ہے۔ جیسا کہ تفسیر جلالین میں لکھا ہے الصلوٰۃ و غیرھا مما فی فعلھا من الثواب و ترکھا من العقاب۔ کہ امانت سے مراد ان فرائض کی ذمہ واری ہے۔ جن کے کرنے سے ثواب اور ترک سے عقاب ہے۔ اسی طرح والذین ھم لاماناتھم و عھدھم راعون کے ماتحت لکھا ہے۔ ما ائتمنوا علیہ من امر الدین والدنیا یعنی وہ ذمہ واری جو ان پر دین اور دنیا کے امور کے متعلق عائد ہوتی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ قرض میں مثلی چیز ہوتی ہے۔ اور مثل کو واپس کرنا پڑتا ہے۔ ودیعت اور عاریت میں اصل چیز کو عند الطلب واپس کرنا ہوتا ہے۔ لیکن امانت کا لفظ ان سب سے عام ہے۔ جو ان تینوں کے علاوہ ذمہ واری پر بھی بولا جاتا ہے۔

قرض میں تین صورتیں آتی ہیں۔ اول قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق کہ اذا تداینتم بدین الی اجل مسمّی فاکتبوہ وقت ادائیگی مقرر کردیا جائے (۲) وقت مقرر نہ کیا جائے۔ بلکہ کہا جائے۔ کہ ابھی دے دوں گا۔ (۳) وقت مقرر نہ کیا جائے۔ بلکہ عند الطلب ادا کردیا جائے لیکن ان سب صورتوں میں ضرورت ملحوظ ہوتی ہے۔ یعنی کسی ضرورت کے لئے چیز لی جاتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جو رقم امانت فنڈ میں جمع ہوتی ہے وہ قرض نہیں۔ بلکہ یہاں صرف یہ صورت ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ روپیہ بنکوں میں جمع کرنے کی بجائے امانت فنڈ میں جمع کرایا جائے۔ نہ یہ ودیعت ہے اور نہ یہ عاریت کی تعریف میں آتا ہے۔ بلکہ یہ امانت ہے۔ اور جیسا کہ مفصل طور پر اوپر لکھا گیا ہے۔ اس امانت میں خیانت صرف تین طرح ہی متصور ہوسکتی ہے۔ (۱) اصل روپے میں کمی کردی جائے۔ (۲) روپیہ بدل کر کھرے کی جگہ کھوٹا دیا جائے (۳) عند الطلب ادا نہ کیا جائے۔ مگر نظارت بیت المال کی امانت کی ادائیگی ان تینوں صورتوں سے مبرّا ہے۔ (۱) روپیہ میں کمی نہیں کی جاتی (۲) نہ یہ کہ کھرا لے کر کھوٹا دیا جاتا ہے۔ بلکہ نظارت کا یہ طریق عمل ہے کہ عند الطلب فوراً ادا کیا جاتا ہے۔ اور باہر کے دوستوں کو جب روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو منی آرڈر فیس یا بیمہ وغیرہ کا خرچ بھی خود خزانہ ادا کرتا ہے۔

پس کوئی صورت ایسی نہیں جسے خیانت یا غصب قرار دیا جائے۔ اگر اس بات کو خیانت یا غصب کہا جائے۔ کہ اصل نوٹ یا روپیہ کی بجائے دوسرا نوٹ یا دوسرا روپیہ دیا جاتا ہے۔ تو یہ کسی معقول انسان کے دماغ میں بات نہیں آسکتی۔ اور نہ اس طرح کاروبار چل سکتا ہے۔

غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ اعتراض بالکل باطل ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اغیار کی جماعتوں کے مخالفین جب ان کے مقابل پہ آتے ہیں۔ تو عقل و فہم کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے اعتراض کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن مجید میں بار بار افلا تعقلون آیا ہے۔

نور الحق مولوی فاضل قادیان

تحریک جدید اور یکم دسمبر ۱۹۳۹ء

تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کی رقم ادا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء ہے جس میں صرف دو تین دن رہ گئے ہیں۔ چاہیئے کہ ہر وعدہ کرنیوالا وعدہ کی رقم ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کی شام تک اپنی جماعت میں ادا کردے۔ اور سیکرٹریان کو چاہیئے کہ یکم دسمبر کو منی آرڈر یا بیمہ کردیں۔ جو منی آرڈر یا بیمہ یکم دسمبر کو کسی ڈاکخانہ میں دیئے جائیں گے۔ وہ مرکز میں خواہ کسی تاریخ کو وصول ہوں۔ ان کی ادائیگی وقت سے اندر سمجھی جائے گی۔ پس سال پنجم اور سابقہ سالوں کی رقم جن کے ذمہ ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ۳۰ نومبر تک اپنی مقامی جماعت میں ادا کردیں۔ تا ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج میں آجائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام اور تلوار

عرب میں اسلام کی غیر معمولی اشاعت کو دشمنانِ اسلام تلوار کا مرہونِ منت قرار دیتے ہیں۔ عیسائی مصنفین کی کاسہ لیسی کے باعث آریہ سماجی بھی یہی ادعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ عرب کے اس زمانہ کے حالات پر نگاہ رکھنے والا کوئی منصف مزاج انسان اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت پر عرب کے زعماء و صنادید برافروختہ ہو گئے۔ خدائے واحد کا نام سن کر تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری آپے سے باہر ہو گئے۔ ساری قوم اور سارا ملک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مشن کو نیست و نابود کرنے پر کمربستہ ہو گئے۔ حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے مکہ معظمہ کو ترک کر دیا اور ہجرت کر گئے مگر دشمنوں نے تعاقب نہ چھوڑا۔ وہ مدینہ پر حملہ آور ہوتے اور اسلام کے خلاف سارے عرب میں آگ بھڑکا دی۔ عرصہ دراز تک اسلام کے جانباز جنگوں سے دوچار ہوتے رہے آخرکار اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی اور عرب میں امن قائم ہو گیا۔

اسلام کی اشاعت امن کے زمانہ میں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دلیل اور برہان کا مذہب ہے۔ جنگوں کے ایام میں اسلام اس سرعت سے نہیں پھیلا جس طرح امن کے وقت میں پھیلا۔ فتح مکہ سے قبل صلح حدیبیہ کی عارضی صلح کے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اگر صلح حدیبیہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ڈیڑھ ہزار مسلمان تھے تو فتح مکہ کے وقت آپ کے ساتھ دس ہزار جان نثار موجود تھے۔

یہ بین فرق بتلا رہا ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے موزوں ترین زمانہ امن کا زمانہ ہے ہاں وہ آسمانی مذہب ہونے کے باعث دشمنوں کی جنگوں کے وقت میں بھی مٹایا نہیں جا سکتا۔ ان دنوں بھی اس کی ترقی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ اسلام کی سچائی کا زبردست نشان ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ قوموں سے جنگ چھیڑ کر مذہبی اشاعت نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج کے لئے اس وقت ایک آزمودہ صداقت بن گئی ہے۔ آریہ اخبار پرکاش ۱۹ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"آریہ سماج اور اسلام کے درمیان مناظرے بند ہو چکے ہیں کیونکہ فرقہ وارانہ تلخی کی وجہ سے شاستر ارتھ جھٹ شتر ارتھ کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک فرقہ وارانہ تعلقات صحیح صورت اختیار نہ کریں ہندوستان میں پرچار کٹھن ہے"

پس مذہبی اشاعت کے لئے قوموں کے باہمی تعلقات کا پر امن ہونا ضروری ہے۔ آریوں کے نزدیک ہندوستان میں ان کا پرچار اس لئے کٹھن ہے۔ کہ فرقہ وارانہ تعلقات صحیح صورت پر قائم نہیں ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ عرب کے ملک میں جہاں نہ باقاعدہ سلطنت تھی نہ لوگ مہذب و تعلیم یافتہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ارواح العالمین کا اپنے مذہب کی تبلیغ کر کے اسلام کو پھیلا دینا آپ کی صداقت کی محکم ترین دلیل ہے۔ نامساعد حالات میں اسلام کی غیر معمولی اشاعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے پس اشاعتِ اسلام کو مندرجہ بالا اقتباس کی موجودگی میں انسانی تجاویز یا تلوار کا نتیجہ قرار دینا سخت غلطی ہے۔ اور ظاہر کر رہا ہے کہ جو لوگ اسلام پر یہ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے سخت ناانصافی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے حقیقت پر کبھی غور نہ کیا اور بغیر سوچے سمجھے اسلام کو مطعون کرنا شروع کر دیا۔

(خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری)

الحکم کا جوبلی نمبر شائع ہو رہا ہے

احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ الحکم کا جوبلی نمبر شائع ہو گا (انشاء اللہ العزیز) جوبلی کی یہ مبارک تقریب ایک تاریخی تقریب ہے اور اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

الحکم (جو سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا بازو فرمایا۔ اور جو مقدمات کی پیشگوئی کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے ایک آیت اللہ ہو چکا ہے) کی اشاعت پر بھی بیالیس سال گذرتے ہیں اس طرح پر خود اس کی بھی چہل سالہ جوبلی ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس تقریب سعید پر اس کا نمبر شائع ہو گا۔ میں سلسلہ کا ایک خادم اول ہونے کی حیثیت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ وہ احباب جو الحکم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء راشدین کے ان ارشادات سے واقف ہیں جو انہوں نے الحکم کے متعلق فرمائے ہیں۔ ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ کثرت سے اس کی اشاعت اور ہر قسم کی اعانت کے لئے پوری سعی کریں گے۔ اہل قلم خصوصاً صحابہ کرام گذشتہ پچاس سالہ واقعات کے لحاظ سے مضامین لکھیں۔ اور اہل دل بزرگ کامیابی کے لئے دعائیں کریں اور جن کو خدا نے وسعت دی ہے وہ اس کی مادی مدد کریں۔ اور اس کی کاپیاں خرید کر شائع کریں۔ میں صرف اس قدر کہوں گا کہ انشاء اللہ الحکم کا یہ نمبر اپنی بعض خصوصیات میں بے نظیر ہو گا۔ الحکم کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپ کے کارنامے ہیں اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اچھوتے مضامین کے بعض حصص بھی شائع کروں گا انشاء اللہ العزیز۔ منجملہ ان کے ایک اس مضمون کا کچھ حصہ ہو گا جس کا ذکر مخدومی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی ایک روایت نمبر ۹۶ ۵ میں کیا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوستوں کو فرمایا کہ مذہب کیا ہے اور کامل مذہب کیا ہونا چاہیئے،، کے موضوع پر مضمون لکھا اور آپ نے آخر میں اپنا مضمون سنایا۔ میں اس مضمون کا کچھ حصہ درج کروں گا۔ جو حضرت میر صاحب کی روایت کی تصحیح اور تکمیل بھی کر دے گا۔ (انشاء اللہ العزیز) اس کے علاوہ اور بھی بعض نادرات لے کر الحکم کا یہ نمبر آئے گا۔ ابھی تک میں خود لکھنے کے قابل نہیں ہوں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو شاید کچھ لکھوں مگر یہ چیزیں جو آج اور ہمیشہ نایاب ہیں اور جن کے مقابلہ میں کسی دوسرے مضمون کی حیثیت ہی کیا بجز اس کے جو خدا کی طرف سے آئے اور آپ ہی کا صحیح جانشین ہو۔

میں یہ اعلان نہ کرتا مگر میں سیرۃ المہدی پڑھ رہا تھا اور میرے بستہ میں یہ مضمون تھا اس لئے میں نے چاہا کہ دوستوں کو یہ مژدہ جانفزا سنا دوں۔ اگر الحکم میں صرف یہی ایک مضمون ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی نظیر آپ ہو گا۔ پس احباب اس موقعہ پر اپنے خادم قدیم کے جانشین عزیز محمود احمد عرفانی کا ہر طرح ہاتھ بٹائیں۔ اور میری دعا لیں۔ مضامین اور اعانتی رقوم براہ راست ان کو بھیجے جاویں۔

خادم عرفانی نزیل سکندر آباد

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کیلئے ٹریکٹ

انجمن ترقی اسلام نے یوم سیرت پیشوایان مذاہب پر تقسیم کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ بعنوان "دعوۃ صلح" شائع کیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ کثرت سے اس کی اشاعت کریں جتنی کاپیاں مطلوب ہوں۔ فوراً لکھیں۔ تاکہ وقت پر پہنچائی جا سکیں۔ قیمت ۴ر سیکڑہ۔ سیکرٹری انجمن ترقی اسلام

مجلس خدام الاحمدیہ کے قوانین انتخاب

اب سال ختم ہو رہا ہے۔ اور سابقہ عہدیداران کی میعاد قریب اختتام ہے نئے عہدیداران کا انتخاب ماہ دسمبر میں ہوگا۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے دستور اساسی و قواعد و ضوابط مجلس خدام الاحمدیہ کی دفعات از ۹۵ تا ۱۱۱ کا اقتباس جو انتخاب کے قوانین پر مشتمل ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تقرر عہدیداران

ا۔ بذریعہ نامزدگی۔
ب۔ بذریعہ انتخاب
ا۔ بذریعہ نامزدگی۔

۹۵۔ مندرجہ ذیل عہدوں پر صدر مجلس ہذا مناسب آدمیوں کا تقرر کرے گا۔ صدر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے عہدیداروں کو تبدیل کر دے۔
(۱) نائب صدر (۲) نائب سکرٹری (۳) مہتمم مال۔ (۴) مہتمم تربیت و اصلاح (۵) مہتمم ایثار و استقلال۔ (۶) مہتمم وقار عمل (۷) مہتمم ذہانت و صحت جسمانی (۸) مہتمم اطفال (۹) مہتمم خدمت خلق (۱۰) مہتمم کار خاص (۱۱) مہتمم تجنید (۱۲) مہتمم تعلیم (۱۳) مہتمم اشاعت (۱۴) محاسب

۹۶۔ سائق نامزد کرنا قائد مقامی کے اختیار میں ہوگا۔

(ب) بذریعہ انتخاب

۹۷۔ مجلس مرکزیہ کے صدر و جنرل سکرٹری کا انتخاب ہوگا جن کے لئے قادیان کا مقیم ہونا ضروری ہے۔

۹۸۔ عہدیداران مجلس مقامی کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

۹۹۔ عہدیداران مجالس حلقہ جات کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

طریق انتخاب

۱۰۰۔ مجلس عاملہ مقامی و حلقہ ہائے مجالس عاملہ مقامی کے عہدیداروں کا انتخاب مجالس عاملہ مقامی و حلقہ اپنے اپنے دائرہ میں ہر سال ماہ دسمبر میں کریں گی۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ انتخاب دسمبر میں نہ ہو سکے۔ تو مجلس مرکزیہ کی اجازت سے کسی اور وقت میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے۔

۱۰۱۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور علانیہ ہوگا۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۱۰۲۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۳۔ ان انتخابات میں جنبہ داری جذبہ سے کام لینا بہت معیوب ہوگا۔

۱۰۴۔ مجلس مقامی کے عہدیداران کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

۱۰۵۔ صرف ان اراکین کو رائے دہی کا حق حاصل ہوگا۔ جو کم از کم ایک مہینہ قبل مجلس کے رکن بن چکے ہونگے۔

مجلس عاملہ حلقہ

۱۰۶۔ مجلس عاملہ حلقہ اپنے عہدیداران کا انتخاب کر کے مجلس مقامی کی وساطت سے صدر مجلس کو برائے منظوری بھیجے گی

۱۰۷۔ مجلس عاملہ مقامی مدینۃ المسیح اور مجلس عاملہ حلقہ ہائے مدینۃ المسیح ایک جنرل اجلاس میں جو دسمبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ صدر اور جنرل سکرٹری کے عہدہ کے لئے دو دو ناموں کی تعیین کریں گی۔

۱۰۸۔ ان ناموں کو عالمگیر مجلس عاملہ کے سالانہ اجلاس میں جو جلسہ کے موقعہ پر ہوگا۔ پیش کیا جائے گا۔

۱۰۹۔ جن امیدواران کے حق میں آراء کی اکثریت ہوگی۔ ان کے نام منظوری کے لئے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

۱۱۰۔ اکثریت سے مراد کل حاضر اراکین کا کم از کم اکیاون فی صدی ہے۔

۱۱۱۔ نئے عہدیداران ۴ فروری سے کام شروع کریں گے۔

خاکسار۔ مشتاق احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

شاہانِ اسلام کی رواداریاں

انجمن ترقی اسلام نے کتاب "شاہان اسلام کی رواداریاں از ہندو مصنفین" مؤلفہ ملک فضل حسین صاحب شائع کی ہے۔ جس میں ہندو معززین کی تحریروں سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بانیٔ اسلام اور شاہان اسلام کے متعلق غیر مسلموں کا یہ اعتراض کرنا کہ انہوں نے غیر مذاہب کے لوگوں پر سختی کی۔ یہ ایک افسانہ ہے جو ہندوستان کی مختلف اقوام کو مسلمانوں کے خلاف کرنے کے لئے تراشا گیا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کا اچھی طرح مطالعہ فرمادیں اور دوسرے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ قیمت ایک روپیہ کی تین جلد

سکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

قابل توجہ سکرٹریان مال

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے وہی اصحاب سمجھے جائینگے جنہوں نے اپنی ماہوار آمد کے برابر چندہ ادا کر دیا ہے یا آمد سے زیادہ ادا کیا ہے اس لئے سکرٹریان مال صاحبان صرف انہی احباب کی فہرست معہ رقوم ادا کردہ ارسال فرمائیں جن کا چندہ ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر یا اس سے زائد ہو (ناظر بیت المال قادیان)

ایک شاندار تازہ تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سلسلہ احمدیہ"

(از رشحات قلم جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ایک نہایت ہی شاندار تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی ہے۔ جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاس سالہ حالات اور واقعات کو نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے روح میں سرور اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے غیر احمدی احباب میں تقسیم کے لئے ایک نہایت ہی بہترین چیز ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ حجم کتاب تین سو صفحات۔ کاغذ نہایت عمدہ اعلیٰ سفید۔ علاوہ ازیں اس میں چھ عدد نہایت شاندار فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ پیشگی قیمت بذریعہ محاسب ارسال کرنے والوں کو صرف ۱۲ آنے میں دی جائے گی۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ نومبر- گذشتہ شب برمنگھم میں ٹیلیفون کے پانچ بکس دھماکوں سے اڑ گئے- اور ایک پوسٹ بکس میں آگ لگ گئی- بیان کیا جاتا ہے- کہ یہ آئرش ری پبلکن آرمی کی کرتوت ہے-

لاہور ۲۶ نومبر- مسٹر ایم- این رائے اپنے بعض دوستوں سے ملاقات اور سیاسی تبادلہ خیالات کے لئے لاہور آرہے تھے- کہ پنجاب گورنمنٹ نے سہارنپور کے سٹیشن پر ان پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی- کہ ایک سال تک پنجاب میں ان کا داخلہ ممنوع ہے- آپ ڈیرہ دون واپس ہو گئے-

پشاور ۲۶ نومبر- کل ایک قبائلی گروہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ٹانک کو جانے والی ایک لاری کو روک کر ایک میجر آئی- ایم- ایس کو اغوا کر لیا- ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے فرنٹیر کنسٹیبلری کے رسالہ طیارے بھی سرگرم عمل ہیں-

گجرات ۲۶ نومبر- جلال پور جٹاں کے ایک مسلمان زمیندار نے اعانت جنگ کے سلسلہ میں دو ہزار کنال زرخیز اور زیر کاشت اراضی حکومت کو پیش کی ہے- اس کی مالیت دو لاکھ بیان کی جاتی ہے- حکومت اس پیشکش پر غور کر رہی ہے-

لنڈن ۲۶ نومبر- پرسوں ایک شاہی فرمان صادر ہو گا- جس میں برطانوی جہازوں کو جرمنی کی اشیاء برآمد ضبط کر لینے کے احکام جاری کئے جائیں گے حکومت فرانس بھی اس کی تقلید کرے گی یہ جرمن سرنگوں کا گویا جواب ہو گا-

پیرس ۲۶ نومبر- حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنی اطالوی سرحد پر فوجوں میں خاص کمی کر دی ہے-

سٹاک ہالم ۲۶ نومبر- بحیرہ شمالی میں جرمنی نے سرنگیں اس کثرت سے بچھائی ہیں- کہ اب وہ ساحل سویڈن سے صرف چار میل کے فاصلہ پر ہیں- حکومت سویڈن نے جرمنی کے پاس اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے-

لنڈن ۲۶ نومبر- جرمنی نے غیر جانبدار ممالک کے بہت سے ایسے جہاز گرفتار کر لئے تھے- جو مال و اسباب لے کر امریکہ جا رہے تھے- امریکہ نے اس پر احتجاج کیا- اور وعدہ کیا- کہ یہ سامان متحارب ممالک کو نہیں دیا جائے گا- اس پر یہ جہاز چھوڑ دیئے گئے ہیں-

کراچی ۲۶ نومبر- فرقہ وارانہ فسادات کے پیش نظر ایک آریہ سماجی پرچارک کو سکھر سے نکال کر اس کے گاؤں امرکوٹ میں نظر بند کر دیا گیا ہے-

لنڈن ۲۶ نومبر- معلوم ہوا ہے کہ بوہیمیا اور موریویا میں چار سو پادری گرفتار کر لئے گئے ہیں- اور نازی ان پر سخت مظالم کر رہے ہیں-

محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ مسلح جنگی جہاز "راولپنڈی" جس کا وزن سترہ ہزار ٹن تھا- ڈبو دیا گیا ہے- اس میں جو لوگ سوار تھے وہ بھی سوائے سترہ کے ڈوب گئے ہیں-

پولینڈ میں یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کی شادی لازمی طور پر جرمن مردوں سے کریں- خلاف ورزی کے لئے پانچ ہزار مارکس جرمانہ کی سزا رکھی گئی ہے- نیز ہر یہودی اپنے بازو پر سیاہ کپڑے کا ٹکڑا باندھے- تا پہچانا جا سکے-

ڈیفنس کے انتظامات کے لئے ایک کروڑ پونڈ مہیا کرنے کی غرض سے بیلجیم نے بہت سے پبلک کام بند کر دیئے ہیں-

کراچی ۲۶ نومبر- حکومت سندھ نے سکھر- شکارپور- اور روہڑی کی میونسپل کمیٹیوں اور سکھر ڈسٹرکٹ بورڈ میں مخلوط انتخاب رائج کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے- موجودہ اداروں کو ایک ماہ کے اندر توڑ کر نئے انتخابات کئے جائیں گے-

برلن ۲۶ نومبر- ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے کہ پولینڈ کے قیدیوں کو جرمن فوج میں شامل کر دیا جائے- یہ بات بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے-

واشنگٹن ۲۶ نومبر- صدر جمہوریہ امریکہ نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا- کہ امید ہے آئندہ موسم بہار تک جنگ ختم ہو جائے گی- آئندہ سال بھی ہمارا بجٹ متوازن نہ ہو سکے گا- گو خسارہ میں کمی ہو جائے گی-

برلن ۲۶ نومبر- آج بھی ہٹلر نے اپنے جنگی مشیروں سے مشورہ کیا- ان میں سیگفرڈ لائن کا موجد ڈاکٹر ٹوڈ بھی شریک تھا- ہٹلر نے اس سے سلواکیہ سے بالٹک تک اس لائن کو مضبوط کرنے کے امکانات پر تبادلہ خیالات کیا-

لنڈن ۲۶ نومبر- جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے- کہ آئندہ مشتبہ غیر جانبدار جہازوں کو روکنے میں جرمن آبدوزیں کسی قسم کے تامل سے کام نہیں لیں گی- اور اس بارہ میں کسی ہمدردی کا اظہار نہیں کریں گی-

ایمسٹرڈم ۲۶ نومبر- حکومت کی طرف سے جرمنی کے اسلحہ ساز کارخانوں کو ہدایت کی گئی ہے- کہ وسیع پیمانہ پر جدید قسم کی سرنگیں تیار کریں- اس وقت جرمنی کے کارخانے چھوٹی آبدوز کشتیاں اور بارہ سو ٹن کے نئے جہاز تعمیر کر رہے ہیں-

لنڈن ۲۶ نومبر- برطانوی طیاروں نے کل پھر جرمنی کے شمال مغربی علاقہ پر پرواز کی- جرمن طیارہ شکن توپوں نے سخت گولہ باری کی- جرمن طیاروں نے بھی مغربی محاذ پر اتحادی افواج کی موجودگی کے مقامات کا پتہ لگانے کے لئے پرواز کی- مگر اس جدوجہد میں ۱۹ طیارے تباہ اور بیس ہوا باز ہلاک ہوئے-

کل بھی جرمن طیاروں نے ساحل [illegible] کے قریب برطانوی جنگی جہازوں پر حملے کئے- مگر توپوں کی گولہ باری سے ڈر کر بھاگ گئے- اور قطعاً کوئی نقصان نہ پہنچا سکے-

جرمن سرنگ سے ٹکرا کر پی اینڈ او کمپنی کا ایک ۱۱ ہزار ٹن کا جہاز خراب ہو گیا- کل ایک ۹ سو ٹن کا جہاز غرق ہو گیا- مشرقی ساحل کے قریب ایک اور جہاز کی غرقابی کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے-

حکومت فرانس نے ایک اطالوی جہاز کے ½ ۲ صد جہازی نظر بند اور تمام ڈاک ضبط کر لی ہے

ٹوکیو ۲۶ نومبر- جاپانی گورنمنٹ نے ان تمام غیر ملکی جہازوں کے وائرلیس ایریلس پر جو جاپانی بندرگاہوں میں مقیم ہیں- مہریں لگا دی ہیں- تا وہ کوئی پیغام باہر سے ریسیو نہ کر سکیں جو جہاز مہر توڑے گا- اسے ایک ہزار ین جرمانہ کیا جائے گا-

پیرس ۲۶ نومبر- معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وزارت بحریہ جرمن سرنگوں کے انسداد کے لئے بعض مؤثر اقدامات اختیار کر رہی ہے- جن سے سرنگوں کا سراغ لگا کر انہیں سطح سمندر پر لا کر ضائع کر دیا جائے گا-

لنڈن ۲۶ نومبر- جرمن ریڈیو سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان میں ۴ کروڑ انسان بے کار ہیں- نیز یہ کہ یہاں کی عمر کی اوسط ۲۳ سال ہے- برٹش آفیشل وائرلیس نے اعلان کیا ہے کہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں- اور ان کا مقصد محض برطانیہ کے خلاف ناراضگی پیدا کرنا ہے- ہندوستان میں بے کار کبھی شمار ہی نہیں کئے گئے- اور شہروں میں جو بے کار ہو جائیں- وہ اپنے دیہات کو چلے جاتے ہیں- جس سے وہ بے کاری کا شکار نہیں ہوتے- شہری آبادی صرف اڑھائی کروڑ ہے- گذشتہ پچاس سال میں یہاں اوسط عمر ۲۳ سے بڑھ کر ۲۶ سال ہو گئی ہے-

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر:- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah